نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گئے، تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Grw-714 تاریخ:11-10-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جن رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے، اگر ان میں سورت ملانا بھول گئے اور رکوع میں چلے گئے، تو یاد آنے پر واپس لوٹنے کا حکم ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ

(1) یہ واپس لوٹنا کس درجے کا حکم ہے؟ اگر یاد آنے کے باوجود واپس نہیں لوٹتے، تو کیا سجدہ سہو کافی ہو جائے گا؟

(2) رکوع فرض اور سورت ملانا واجب ہے، تو یہاں فرض سے واجب کی طرف لوٹنے کا کیوں حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) جن رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے، ان میں سورت ملانا بھول گئے اور رکوع میں چلے گئے، تو اب حکمِ شرعی یہ ہے کہ نمازی کو اس رکعت کے سجدے میں جانے سے پہلے رکوع یا قومہ میں یاد آجائے، تو فوراً قیام کی طرف لوٹے، سورت ملائے اور دوبارہ رکوع کرے، پھر آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔ **اور یہ قیام کی طرف لوٹنا واجب ہے۔ اگر یاد آنے کے باوجود قیام میں نہ لوٹے تو جان بوجھ کر ترکِ واجب ہو گا، جس سے نماز واجب الاعادہ ہو گی، سجدہ سہو اس صورت میں کفایت نہیں کرے گا۔**

نیز یہ بھی یاد رہے کہ جب قیام میں واپس لوٹیں گے تو رکوع دوبارہ کرنا ہو گا، اگر رکوع دوبارہ نہ کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

بدائع الصنائع میں ہے: ”لوتذکر فی الرکوع اوبعد مارفع رأسه منه أنه ترک الفاتحة أو السورة یعود وینتقض رکوعه“ **ترجمہ: اگر نمازی کو رکوع میں یا رکوع سے اٹھنے کے بعد یاد آیا کہ اس نے فاتحہ یا سورت چھوڑدی ہے، تو حکم یہ ہے کہ وہ لوٹ آئے اور اس کا وہ رکوع ختم ہو جائے گا۔**

(بدائع الصنائع، کتاب الصلوٰۃ، فصل فی القنوت، ج02، ص234، دار الحدیث قاھرہ، بیروت)

اس صورت میں سجدہ سہو کے **متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے:** ”لو قرأ الفاتحة و آیتین فخر راکعاً ساھیاً ثم تذکر عاد و اتم ثلاث آیات و علیه سجود السھو“ **ترجمہ: نمازی اگر سورۃ الفاتحہ کے بعد دو (چھوٹی) آیات پڑھ کر بھولے سے رکوع میں چلا جائے، پھر اسے یاد آئے تو واپس لوٹے اور تین آیات مکمل کرے اور اس پر سجدہ سہو واجب ہو گا۔**

(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، ج01، ص126، مطبوعہ پشاور)

قیام میں لوٹنے کے بعد اگر رکوع دوبارہ نہ کیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: ” (لوتذکرھا) أي السورة (فی رکوعه قرأھا) أي بعد عوده إلی القیام (وأعاد الرکوع) لأن ما یقع من القراءة في الصلاة یکون فرضاً فیرتفض الرکوع ویلزمه إعادته لأن الترتیب بین القراءة والرکوع فرض کما مربیانه في الواجبات، **حتی لولم یعده تفسد صلاته**" **ترجمہ: نمازی کو اگر رکوع میں یاد آیا کہ وہ سورت ملانا بھول گیا ہے، تو اب وہ رکوع سے قیام کی طرف لوٹ کر قراءت کرے اور دوبارہ رکوع کرے، کیونکہ نماز میں جو قراءت واقع ہوتی ہے، وہ فرض ہے، لہٰذا وہ پہلا رکوع باطل ہو گیا اور اس کا اعادہ کرنا نمازی پر لازم ہو گا، کیونکہ قراءت اور رکوع کے مابین ترتیب فرض ہے، جیسا کہ نماز کے واجبات میں اس کا بیان گزرا، یہاں تک کہ اگر نمازی نے دوبارہ رکوع نہ کیا، تو اس کی نماز ہی فاسد ہو گی۔**

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص311، مطبوعہ کوئٹہ، ملخصاً)

بہار شریعت میں ہے: ”سورت ملانا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا، تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے

پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، تو نماز نہ ہو گی۔"

(بہارشریعت، ج01، ح04، ص545، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نمازی اگر قراءت بھول کر رکوع میں چلا جائے تو سجدے سے پہلے یاد آجانے کی صورت میں لوٹنا واجب ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: "اگر سجدے میں جانے تک بھولی ہوئی آیات یاد نہ آئیں، تو اب سجدہ سہو کافی ہے **اور اگر سجدہ کو جانے سے پہلے رکوع میں خواہ قومہ بعد الرکوع میں یاد آجائیں، تو واجب ہے کہ قراءت پوری کرے اور رکوع کا پھر اعادہ کرے اگر قراءت پوری نہ کی تو اب پھر قصداً ترک واجب ہو گا اور نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا** اور اگر قراءت بعد الرکوع پوری کر لی اور رکوع دوبارہ نہ کیا، تو نماز ہی جاتی رہی کہ فرض ترک ہوا۔"

(فتاویٰ رضویہ، ج06، ص330، رضافاؤنڈیشن، لاھور، ملخصاً)

مزید ایک دوسرے مقام پر امام اہل سنت علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ "نمازی کسی رکعت میں صرف الحمد پڑھے اور سہواً سورت نہ ملائے اور پھر سہو کا سجدہ کرے، تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟" آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: "جو سورت ملانا بھول گیا اگر اسے رکوع میں یاد آیا تو فوراً کھڑے ہو کر سورت پڑھے، پھر رکوع دوبارہ کرے، پھر نماز تمام کرے اور اگر رکوع کے بعد سجدہ میں یاد آیا، تو صرف اخیر میں سجدہ سہو کرلے نماز ہو جائے گی اور پھیرنی نہ ہو گی۔" **(فتاوی رضویہ، ج08، ص196، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

(2) قرآن پاک کی تلاوت جب بھی کی جائے گی (خواہ نماز میں ہو یا بیرونِ نماز) وہ حکمِ قرآنی ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔" کے تحت داخل ہو کر بطور فرض ہی ادا ہو گی، کیونکہ یہ آیتِ مبارکہ مطلق ہے۔ لہذا اگر کوئی نمازی سورۃ الفاتحہ کے بعد (جن رکعتوں میں سورت ملانا واجب ہے ان میں) سورت ملائے بغیر رکوع میں چلا جائے اور رکوع میں یاد آجائے تو وہ قیام میں واپس لوٹے گا اور سورت ملائے گا کہ اگرچہ سورت ملانا واجب تھا، مگر پوری قراءت ہی فرض کے درجے میں ہے، لہذا یہاں فرض سے واجب کی طرف نہیں، بلکہ فرض سے فرض کی طرف ہی لوٹنا پایا گیا۔

امام اہل سنت، مجدد دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن جد الممتار میں فرماتے

ہیں: ”أقول: ۔۔۔ القرآن کلما قرئ لا یقع إلا فرضا لإطلاق ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾ (المزمل:20)، ولذا جاز العود من الرکوع إلی قراءۃ السورۃ، فافهم “ترجمہ: میں کہتا ہوں: ۔۔۔ قرآن پاک جب بھی پڑھا جائے گا وہ فرض ہی ادا ہوگا کیونکہ سورہ مزمل کی آیت 20 "اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو" مطلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رکوع سے سورت کی قراءت کی طرف لوٹنا جائز ہے، پس اسے سمجھ لو۔

(جد الممتار، ج 7، ص 267، مکتبۃ المدینۃ، کراتشي)

امامِ اہل سنت علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”اگر سُورت بھول کر رکوع میں چلا جائے، پھر رکوع میں یاد آئے، تو حکم ہے کہ رکوع کو چھوڑے اور کھڑا ہو کر سُورت پڑھے اور پھر رکوع کرے، حالانکہ ضم سورت صرف واجب تھا اور واجب کے لیے رفض فرض جائز نہیں، جیسے قعدہ اولیٰ بُھول کر جو سیدھا کھڑا ہو جائے اب اُسے عود حلال نہیں کہ قعدہ واجب تھا اور قیام فرض ہے، **مگر سورت جو پڑھے گا یہ بھی فرض واقع ہوگی تو فرض کے لیے رفض فرض ہوا، ولہٰذا اگر کھڑا ہو کر سُورت پڑھے** اور اس خیال سے کہ رکوع تو پہلے کر چکا ہُوں دوبارہ رکوع نہ کرے، نماز باطل ہو جائیگی کہ فرض کے لیے جو فرض چھوڑا گیا وُہ جاتا رہا تھا، اس پر فرض تھا کہ رکوع دوبارہ کرتا۔“

(فتاوی رضویہ، ج 10، ص 598، رضاؤنڈیشن، لاھور)

اس صورت میں جب نمازی رکوع سے قیام میں لوٹ کر قراءت مکمل کرے گا، تو اسے دوبارہ رکوع کرنا ہوگا، یہ بھی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قراءت فرض ہی کے درجے میں ادا ہو رہی ہے، لہٰذا پہلے کیا ہوا رکوع کالعدم ہوا کہ قراءت و رکوع میں ترتیب لازم ہے۔ جیسا کہ پہلی شق میں موجود در مختار کے جزئیے میں ہے: ” لأن ما یقع من القراءۃ في الصلاۃ یکون فرضاً فیرتفض الرکوع ویلزمہ إعادتہ لأن الترتیب بین القراءۃ والرکوع فرض کما مر بیانہ في الواجبات “ترجمہ اوپر ہو چکا۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

24 ربیع الاول 1445ھ/11 اکتوبر 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے